OPEN ACCESS
Al-SHARQ
ISSN (Online): 2710-2475
ISSN (Print): 2710-3692
www.alsharqjr.com

Al-SHARQ
Vol: 03, Isue:02, July-Dec 2022, pp:122-131

ویکسین اور دیگر ادویات کی تیاری میں انسانی وحیوانی خلیات کے استعمال کا شرعی حکم

Islamic Rulings regarding the creation of vaccines and other medications using human-animal cells

Tariq Ali Shah
Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies and Research, University of Science and Technology, Bannu

Dr.Irfanullah
Associate Professor, Department of Islamic Studies and Research, University of Science and Technology, Bannu

Submission: 28-09-2022 Accepted: 28-10-2022 Published:30-12-2022

Abstract

Allah has not created any disease for which there is no medicine, as is proved by the hadith of the Prophet, but sometimes the medicine for a particular disease is not accessible to humans. Islam encourages Halal food and drink, it also orders Halal treatment but if treatment is possible only with haram items, then Islam allows treatment with haram items as well, because in the eyes of Islam, human life is more valuable but this permission will also be limited only to the extent of compulsion. Today, vaccines are used as a treatment for various epidemics and diseases, including human or animal cells. If there is a condition of compulsion and an expert doctor makes sure that the only medicine for this disease is the vaccine which contains the forbidden ingredients, then in such a condition of compulsion, the same vaccine can be administered even if it contains human cells or then on animal cells, and whether it is a lawful animal or a forbidden one. And these human cells can also be banked.

***Key Words**: Halal, Cells, Human, Animal.*

قرآن وحدیث کی روشنی میں تداوی وعلاج کا شرعی حکم:

اسلام ایک دین فطرت ہے جس نے قدم قدم پر انسانی ضروریات کا خیال رکھا ہے۔اسلام نے انسانوں کو مشقت میں ڈالنے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو اپنے اوپر حرام کر لینے کا سبق نہیں دیا، بلکہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے حدود اللہ

CC BY

پر قائم رہنے کو انسانیت اور روحانیت کا کمال بتایا ہے۔اسلام کی نگاہ میں انسان کا وجود اور اس کی حیات خود اس کے لیے ایک "امانت خداوندی" ہے جس کی حفاظت صرف اس لیے ضروری نہیں کہ انسانی فطرت اس کا تقاضہ کرتی ہے بلکہ اس لیے بھی ضروری ہے کہ اس سے انحراف، امانت میں خیانت اور حق تلفی ہے۔اسی تصور کے تحت اسلام "فن طب اور علاج معالجے" کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور علاج کو نہ صرف جائز اور درست بلکہ بعض حالات میں واجب اور ضروری قرار دیتا ہے،ہاں البتہ شفاء کا یقین ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی ذات پر رکھنا ضروری ہے، نہ کہ علاج اور تداوی پر۔

تداوی وعلاج احادیث کی روشنی میں:

1۔ قال رسول الله ﷺ: "إن الله عزوجل أنزل الداء والدواء---الخ"[1]

"حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے بیماری بھی نازل کی ہے اور اس کی دوائی بھی نازل کی ہے اور ہر بیماری کا علاج بھی مقرر کیا ہے؛ لہٰذا تم علاج کرو البتہ حرام دوائی سے بچو"۔

2۔اسی طرح آپ ﷺ نے بذات خود بھی پچھنے، ٹھنڈے پانی، نمک، کھجور اور دوسری اشیاء سے علاج معالجہ کیا ہے اور دوسروں کو بھی تلقین فرمایا ہے،

چنانچہ ارشاد نبوی ﷺ ہے: **من يتصبح سبع تمرات من عجوة۔الخ۔**[2]

ترجمہ: جو کوئی صبح کے وقت سات عدد کھجوریں کھائے اس دن نہ اس بندے کو زہر کوئی نقصان دے گا اور نہ ہی سحر وجادو۔

عن ابن عباس--- احتجم وأعطى الحجام الخ[3]

ترجمہ: آپ ﷺ نے حجامہ لگوایا اور حجام کو اجرت بھی دے دی۔

3۔آخری عمر میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرب کے مختلف اطباء کے نسخوں سے آپ ﷺ کا علاج بھی فرمایا ہے، کتب حدیث میں اس کی اور بھی کثیر مثالیں موجود ہیں، چونکہ زیر نظر مقالہ علاج سے متعلق ایک اہم مسئلہ کی تحقیق ہے؛ لہٰذا اس تحقیقی مقالے میں مندرجہ ذیل ابحاث سے بحث کی گئی ہے:

1. حفاظتی اقدامات کے پیش نظر بیماری سے پہلے احتیاطی طور پر تداوی وعلاج کا حکم۔
2. انسانی اجزاء سے انتفاع کا حکم۔
3. ویکسین میں انسانی خلیات کے استعمال کا شرعی حکم۔
4. انسانی خلیات کو اسٹور کرنا۔
5. ویکسین میں حیوان کی خلیات کے استعمال کا شرعی حکم۔
6. نجس العین خنزیر اور کتے کی خلیات کا حکم۔

ویکسین اور مختلف ادویات میں انسان یا جانور کے اعضاء اور خلیات کے استعمال کی عملی صورتیں اور ان کا شرعی حکم

عام حالات میں اصولی طور پر انسان کی عظمت اور تقدس کی خاطر کسی بھی انسان کے کسی جز سے انتفاع حاصل کرنا حرام ہے، البتہ اضطرار کے وقت انسانی یا حیوانی اعضاء واجزاء سے علاج کی مختلف صورتیں ہو سکتی ہیں:

1. مردہ انسان کے اجزاء کو زندہ انسان کے علاج کے لیے استعمال کرنا

2. زندہ انسان کے اعضاء کو علاج کے لیے استعمال کرنا
3. اجزاء سیال ہوں گی یا ٹھوس شکل میں ہوں گی

اسی طرح کسی حیوان کے اجزاء کی بھی کئی صورتیں ہو سکتی ہیں:

1. حیوان زندہ ہوگا یا مرا ہوا، نیز مردار ہوگا یا مذبوح
2. حیوان حلال (ماکول اللحم) ہوگا یا غیر حلال

مذکورہ بالا حرام اشیاء سمیت جتنی بھی دیگر حرام اور نجس اشیاء ہیں ان کے متعلق حنفیہؒ کے مفتی بہ اور راجح قول کے ساتھ ساتھ دیگر فقہاء کا قول بھی یہی ہے کہ ضرورت شدیدہ اور اضطرار کے وقت ان اشیاء کے ذریعے تداوی اور علاج درج ذیل شرائط کے ساتھ جائز ہے:

- جب کسی ماہر طبیب کے کہنے یا تجربے اور مشاہدے سے بیمار کے بارے میں غالب گمان حاصل ہو جائے کہ اس حرام چیز سے شفاء مل جائے گی، یا
- حرام چیز کے علاوہ اس مرض کے لئے کوئی متبادل حلال چیز یا طریقہ علاج موجود نہیں۔
- چنانچہ علامہ شامی نے لکھاہے:
- **وجوزه فی النهاية بمحرم اذا اخبره طبيب مسلم۔۔۔ولم يجد مباحاً۔**[4]
- ترجمہ: نہایہ میں حرام کے ساتھ علاج کو جائز قرار دیا ہے، جبکہ مسلمان ڈاکٹر تجویز قرار دے۔۔اور مباح دوا موجود نہ ہو۔

نوٹ: سیال اجزاء سے مراد دودھ یا خون وغیرہ ہیں دودھ کے بارے میں فقہاء کرام کا کہنا ہے کہ بالغ شخص کے لیے بھی کسی عورت کا دودھ بطور علاج استعمال کرنا جائز ہے۔ چنانچہ فتاویٰ عالمگیری میں لکھاہے: **ولاباس بان يسعط الرجل بلبن المراة وبشربه للدواء۔**[5]

ترجمہ: کسی آدمی کو عورت کا دودھ بطور علاج ٹپکانے یا پینے میں کوئی حرج نہیں۔

اس پر قیاس کرتے ہوئے اکثر علماء نے ایک انسان کا خون دوسرے انسان کے بدن میں چڑھانے کی اجازت دی ہے اس لیے کہ انسانی جان بچانے کے لئے دودھ اور خون کا عطیہ دینا ایک جیسا ہے، یعنی علت ،انسانی جان بچانا ہے اب جس طرح دودھ اور خون کا استعمال حالتِ اضطرار میں انسانی جان بچانے کے لئے جائز ہے، تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ انسانی خلیات اور سیرم کا استعمال بھی حالتِ اضطرار میں انسانی جان بچانے کے لئے جائز ہو، پھر استعمال خواہ ویکسین کے ذریعے ہو، یا کسی ایسے مہذب طریقے سے ہو کہ جس سے انسان کی عظمت وتقدس کی پامالی نہ ہو۔[6]

ویکسین یا دیگر ادویات میں انسانی خلیات کا استعمال:

انسانی خلیات کو ویکسین وغیرہ میں استعمال کر کے کسی دوسرے انسان کے جسم میں منتقل کرنے کے جواز وعدمِ جواز کے بارے میں مندرجہ ذیل تفصیل ہے:

انسانی خلیات انسانی جسم کے اعضاء میں سے نہیں، بلکہ اجزاء میں سے ہیں اور ان خلیات کے نکالنے کا حکم بھی خون ہی طرح ہے، کہ اس کے (معتدل انداز میں) نکالنے سے بدن انسانی کو کوئی ضرر و نقصان نہیں ہوتا، کیونکہ خلیات وقتاً فوقتاً پیدا ہونے والی چیز ہے، البتہ یہ نجس وناپاک ضرور ہے، لہٰذا کسی انسان کے خلیات پر مشتمل دواء وغیرہ کسی دوسرے انسان کے لئے استعمال کرنے کے جواز کے لیے مندرجہ ذیل شرائط کا پایا جانا ضروری ہے:

1. یہ کہ اضطراری حالت ہو۔
2. ماہر ڈاکٹرز کے مطابق اسی کے ساتھ علاج متعین ہو، کوئی اور متبادل نہ ہو۔

اس رائے پر کئی سوالات وارد ہوتے ہیں، جن کا خلاصہ درج ذیل ہے:

مثلاً اگر کوئی شخص یہ سوال کرلے کہ نصوص کے مطابق بدنِ انسانی خود انسان کی ملکیت نہیں، بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے؟ تو یہ کیسے جائز ہو سکتا ہے؟

تو اس کا جواب یوں ہو سکتا ہے کہ انسان کا اپنے بدن میں ایسا تصرف کرنا ممنوع و حرام ہے جو اس انسان کے لیے نقصان دِہ ہو، حالانکہ مذکورہ خلیات اس طرح نہیں کہ اس سے عطیہ کرنے والے انسان کو ضرر ہو، بلکہ اس میں ایک طرح سے بدنِ انسانی کی حفاظت وابقاء ہے، کہ دوسرے مضطر شخص کو یقینی ہلاکت سے بچانا ہے۔

اسی طرح اگر سوال یہ ہو کہ نصوص سے اس کا نجس و حرام ہونا ثابت ہے، اور کسی جنس و حرام چیز سے تداوی وعلاج جائز نہیں؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ ذکر کردہ صورت کا تعلق حالتِ اضطرار سے ہے اور وہ یہ ہے کہ علاج کے لیے یہی انسانی خلیات پر مشتمل علاج متعین ہو، للہذا اضطرار کی بنیاد پر نجس و حرام کا حکم ساقط ہو جاتا ہے۔

انسانی خلیات کو بنک وغیرہ کے ذریعے ذخیرہ کرنا:

اس کے متعلق اگر سوال ہو کہ اگرچہ ضرورت وحاجت کے وقت انسانی خلیات کو علاج وتداوی کے لئے استعمال کرنے کی گنجائش ہے، تاہم خلیات کو مستقل طور پر بنک وغیرہ میں ذخیرہ کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

تو اس کا جواب یوں ہوگا کہ اگرچہ ان خلیات کا استعمال صرف اضطراری طور پر جائز ہے، تاہم فقہاء کے نزدیک کسی مضطر کے لیے جائز ہے کہ وہ مردار کو توشہ بنا کر ذخیرہ کرلے جبکہ اس کو یقین یا غالب گمان ہو کہ اس کو اس مردار کے کھانے کی ضرورت پڑے گی، البتہ استعمال تب ہی جائز ہے جبکہ ضرورت پڑ جائے۔[7]

اور اس کے جواز میں احناف کا اختلاف ہے۔[8]

اب اگر یہ سوال ہو کہ کیا اختلاف دین انسانی خلیات کے استعمال سے مانع ہے؟ یعنی کسی کافر و مسلمان کے درمیان خلیات کا تبادلہ واستعمال جائز ہے، یا نہیں؟

تو اس سوال کے بارے میں مندرجہ ذیل تفصیل ہے:

غیر مسلم کی خلیات مسلمان کے بدن میں داخل کرنا:

پہلی صورت یہ ہے کہ جب غیر مسلم کی خلیات کسی مسلمان کے بدن میں داخل کیے جائیں، تو یہ جائز ہے، کیونکہ انسان کی خلیات پر اسلام وکفر کا حکم جاری نہیں ہوتا، بلکہ بعض محققین نے اس کی تصریح کی ہے کہ اعضاءِ بدن انسان کی خدمت کرنے والے آلات ہیں، للہذا کافر کی خلیات مسلمان میں داخل ہونے کے بعد وہ اسلامی عقیدے کے مطابق ہی اپنی خدمات سرانجام دیتی ہے۔ اسی طرح جب خلیات کا عطیہ کرنے والا کوئی اہل کتاب ہو، تو چونکہ شریعت میں مسلمانوں کے لیے اہل کتاب کا ذبیحہ کھانے اور ان کی عورتوں کے ساتھ نکاح کرنے کی اجازت ہے، جبکہ نکاح میں بھی توالد وتناسل مقصود ہوتا ہے اور پھر اس مسلمان کا بچہ اہل کتاب عورت کے خون وبدن سے غذاء حاصل کرکے ہی بنا ہوتا ہے، للہذا اسی پر قیاس کرکے بھی اہل کتاب کے خلیات کو استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں، جبکہ اضطراری حالت ہو۔

خلاصہ یہ کہ کسی کافر کی خلیات کسی مضطر مسلمان کے بدن میں منتقل کرنے میں شرعاً کوئی مانع نہیں، بلکہ اس بارے میں مسلمان وکافر برابر ہیں۔

مسلمان کی خلیات غیر مسلم کے بدن میں داخل کرنا:

دوسری صورت یہ ہے کہ کسی مسلمان کی خلیات کسی غیر مسلم کے بدن میں منتقل کیے جائیں، یہ بھی جائز ہے۔

اگرچہ بعض حضرات نے اس کی دو صورتیں ذکر کی ہیں ایک یہ کہ مسلمان کی خلیات کسی حربی کافر میں منتقل کیے جائیں، اور دوسری یہ کہ غیر حربی یعنی ذمی یا مستامن میں منتقل کیے جائیں۔ پہلے کو منع کیا ہے جبکہ دوسری صورت کو جائز کہا ہے۔ لیکن عمومی شرعی مزاج اور مسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے موجودہ عالمی نظام میں دونوں صورتیں جائز ہونے چاہیے، چاہے مسلمان کی خلیات کسی حربی کافر میں منتقل کیے جائیں، یا غیر حربی یعنی ذمی یا مستامن کے جسم میں منتقل کیے جائیں۔ چنانچہ ارشاد ہے:

{لا ينهاكم الله عن الذين لم يقاتلوكم في الدين ولم يخرجوكم من دياركم أن تبروهم وتقسطوا إليهم إن الله يحب المقسطين}[9]

چونکہ ہماری بحث حاجت واضطرار سے متعلق ہے، اور ایسی حالات میں کفار کو عطیہ کرنا بھی مستحسن ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

{ ويطعمون الطعام على حبه مسكينا ويتيما وأسيرا}[10]

یعنی قیدیوں کو کھانا کھلانا باعث فضیلت بتایا ہے، اور یہ بات یقینی ہے کہ ان کے قیدی کفار تھے، نہ کہ مسلمان۔ اسی طرح تمام فقہاء کرام نے کسی فاسق، یا کافر چاہے اہل کتاب ہو یا مجوسی وغیرہ پر نفلی صدقہ کرنے کو جائز قرار دیا ہے۔ لہٰذا کسی مسلمان کے خلیات کسی ایسے غیر مسلم کے بدن میں منتقل کرنا جائز ہے، جو اضطراری کیفیت میں مبتلا ہو۔

ویکسین میں حیوان کی خلیات کے استعمال کا حکم

حیوان کے خلیات سے انتفاع کی پانچ مختلف صورتیں:

حیوان کے خلیات سے انتفاع کی پانچ صورتیں ہو سکتی ہیں:

1. زندہ حیوان سے نکالے گئے خلیات کا استعمال
2. مردار حیوان سے نکالے گئے خلیات کا استعمال
3. حلال مذبوح حیوان سے نکالے گئے خلیات کا استعمال
4. غیر حلال مذبوح حیوان سے نکالے گئے خلیات کا استعمال
5. نجس العین حیوان سے نکالے گئے خلیات کا استعمال

پہلی صورت: زندہ حیوان سے نکالے گئے خلیات کا استعمال

اگر کسی زندہ حیوان سے خلیات نکالے جائیں تو یہ مندرجہ ذیل دو شرائط کے ساتھ جائز ہے:

چونکہ کسی حیوان سے کوئی جزء جدا کرنا مردار کے حکم میں ہے لہٰذا مردار کی طرح نجس وحرام ہونے کی وجہ سے صرف اضطراری حالت میں جائز ہے۔[11] نیز اس زندہ حیوان سے خلیات نکالنے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ حیوان اس انتزاع کو برداشت کرسکے تاکہ ان نصوص کی مخالفت نہ ہو جائے جن میں تعذیب حیوان سے منع کیا گیا ہے۔

دوسری صورت: مردار حیوان سے نکالے گئے خلیات کا استعمال

کسی مردار حیوان یا جس حیوان کو شرعی طریقے کے مطابق ذبح نہ کیا گیا ہو اس کا استعمال بھی صرف اضطراری حالت میں جائز ہے، کیونکہ مردار سے فائدہ اٹھانا جائز نہیں، سوائے ان جانوروں کے جن کی استثناء خود شریعت میں وارد ہے، مثلاً مچھلی اور ٹڈی کہ وہ مباح ہیں۔[12]

تیسری صورت: حلال مذبوح حیوان سے نکالے گئے خلیات کا استعمال

حلال مذبوح حیوان سے نکالے گئے خلیات کا استعمال اور دیگر حصوں سے انتفاع اور ان کا استعمال مطلقاً جائز ہے۔[13]

چوتھی صورت: غیر حلال مذبوح حیوان سے نکالے گئے خلیات کا استعمال

غیر حلال مذبوح حیوان سے نکالے گئے خلیات کے استعمال میں فقہاء کرام کا اختلاف ہے، چنانچہ احناف کے اصح قول کے مطابق اس ذبح شرعی کی وجہ سے اگرچہ وہ حلال نہیں ہوتا تاہم اس ذبح شدہ غیر ماکول اللحم جانور کی کھال پاک ہو جاتی ہے ۔جبکہ دیگر ائمہ وجمہور کے نزدیک چونکہ غیر ماکول اللحم جانور ذبح کرنے سے بھی حلال یا پاک نہیں ہوتا، لہذا ایسے جانور سے انتفاع بھی صرف عام حالات میں جائز نہیں، البتہ اضطراری حالت میں گنجائش ہوگی۔[14]

پانچویں صورت: نجس العین حیوان سے نکالے گئے خلیات کا استعمال

احناف کے نزدیک صرف خنزیر اور دیگر ائمہ کے نزدیک خنزیر وکتا چونکہ دونوں نجس العین ہیں، لہذا آخری درجے کی اضطراری حالت میں کسی نجس العین حیوان کے خلیات سے انتفاع جائز ہے۔[15]

انسانی یا حیوانی خلیات پر مشتمل ویکسین کے شرعی حکم کے بارے میں تین ممکنہ شرعی موقف

ایسی ادویات اور ویکسین جن میں انسانی یا حیوانی خلیات یا دیگر حرام اجزاء شامل ہوں، کے بارے میں معاصر محققین علماء کرام نے مختلف شرعی وفقہی اصول وقواعد کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی تحقیقات پیش کی ہیں۔[16]

انسانی یا حیوانی خلیات پر مشتمل ویکسین کے شرعی حکم کے بارے میں تین ممکنہ شرعی موقف ہو سکتے ہیں:

پہلا موقف: انقلابِ ماہیت یا استحالہ کی بنیاد پر انسانی یا حیوانی خلیات پر مشتمل ویکسین حلال ہیں:

شرعی نقطہ نظر سے استحالہ کا مطلب ہے کہ جب کسی چیز کی مکمل ماہیت اور حقیقت یا اس کی بنیادی اوصاف وخواص تبدیل ہو جائے تو اس کا حکم بھی تبدیل ہو جاتا ہے، یہ تبدیلی اگر طاہر اور حلال سے نجس اور حرام کی طرف ہو تو نجاست اور حرمت کا حکم لگے گا۔[17] اور اگر نجس اور حرام سے طاہر اور حلال کی طرف ہو تو حلت وطہارت کا حکم لگے گا۔

اصولی طور پر تطہیر وتحلیل کے اس اصول کو فقہاء مالکیہ اور فقہاء احناف بالخصوص امام محمد رحمہ اللہ نے اپنایا ہے۔ جبکہ فقہاء شافعیہ اور حنابلہ اس اصول کے قائل نہیں، البتہ شراب سے سرکہ بن جانے کی صورت میں نص اور حدیث کی وجہ سے قائل ہیں۔[18]

البتہ یہ بات ذہن نشین رہے کہ انقلابِ ماہیت اور استحالہ کی بنیاد پر کسی نجس یا حرام کو پاک اور حلال قرار دینے کے اصول کو ماننے اور اپنانے کے باوجود عام حالات میں اس پر عمل نہیں ہوگا، بلکہ بوقتِ ضرورت اس پر فتویٰ دیا جائے گا۔[19] اس اصول کے لئے نقلی دلیل کے طور پر شراب سے سرکہ بن جانے اور حدیث شریف میں اس کی حلت کو دلیل بنایا گیا ہے۔[20] جبکہ عقلی دلیل کے طور پر یہ فرمایا گیا ہے کہ دنیا میں تمام اشیاء کا وجود و مفہوم اپنے حقائق اور خواص کے ساتھ ہے، اگر کسی چیز کی حقیقت تبدیل ہو جائے یا اس کے بنیادی اور قوامی اوصاف تبدیل ہو جائے تو اس کا مفہوم ومعنی اور اس کا حکم بھی تبدیل ہوگا۔[21]

استحالہ اور انقلاب ماہیت کے اس اصول کو سامنے رکھتے ہوئے یہ موقف پیش کیا جا سکتا ہے کہ مختلف عمل اور مراحل سے گزرنے کے بعد ویکسین یا دیگر ادویات میں شامل انسانی یا حیوانی خلیات کے اندر استحالہ یا انقلاب ماہیت ہو جاتا ہے، للذا اس وجہ سے اب ایسی ادویات اور ویکسین پر حلت اور طہارت کا حکم ہوگا۔ کرونا ویکسین کے بارے میں یہ رائے یا شرعی موقف جن اداروں یا حضرات نے اختیار کیا ہے ان میں متحدہ عرب امارات کی مجلس افتاء، اسلامک آرگنائزیشن فار میڈیکل سائنسز کویت، برٹش اسلامک میڈیکل ایسوسی ایشن اور اسلامک ریلیجئس کونسل آف سینگاپور شامل ہیں۔[22] لیکن بعض دوسرے ادارے اور اہل علم حضرات (ملائشین نیشنل فتویٰ کمیٹی) ایسی ویکسین کو حرام اور نجس قرار دیتے ہیں اور اس کے اندر استحالہ کو تسلیم نہیں کرتے

اور کسی بھی نجس اور حرام چیز پر مشتمل ویکسین یا ادویات کو نجس اور حرام ہی مانتے ہیں، ان کے نزدیک شراب کے استحالہ پر ویکسین کے استحالہ کو قیاس نہیں کیا جاسکتا (بالفرض اگر ہو) کیونکہ شراب میں کسی بیرونی حرام چیز کی ملاوٹ نہیں کی جاتی بلکہ وہ خود ہی حرام سے حلال میں تبدیل ہو جاتی ہے، جبکہ ویکسین میں حلال اشیاء میں حرام عناصر کو ملایا جاتا ہے۔اسی طرح ویکسین کی تیاری میں استحالہ کی غرض سے حرام وحلال اجزاء کی ملاوٹ دانستہ کی جاتی ہے، جبکہ (جمہور کے ہاں) شریعت نے فقط ایسے استحالہ کا اعتبار کیا جو فطری ہو اور دانستہ ومصنوعی نہ ہو۔نیز ویکسین میں استحالہ مکمل طور پر نہیں ہوتا، یعنی حرام اجزاء کو لیبارٹری کے تجربات کے ذریعہ باآسانی شناخت کیا جاسکتا ہے، تو اس کا معنی یہ ہوا کہ نجس چیز بعینہ موجود ہے اور اس نے اپنی حالت کو تبدیل نہیں کیا۔[23]

اس تفصیل سے واضح ہوا کہ ویکسین یا دیگر ادویات میں استحالہ کی بنیاد پر شرعی حکم لگانا دلائل کی رو سے کمزور ہے۔

دوسرا موقف: القلیل مغتفر یا معفو، اور استہلاک کی بنیاد پر انسانی یا حیوانی خلیات پر مشتمل ویکسین حلال ہیں:

اس اصول کی مکمل تفصیل حصہ اول میں گذر چکی ہے، چناں چہ اس اصول کی روشنی میں بعض حضرات نے یہ رائے پیش کی ہے کہ القلیل مغتفر یا القلیل معفو، اور استہلاک کی بنیاد پر انسانی یا حیوانی خلیات پر مشتمل ویکسین کو حلال قرار دیا جائے۔ اس اصول کی دلیل یہ حدیث شریف ہے جس میں ارشاد نبوی ہے: کہ جب پانی دو قلے (تقریبا 230 لیٹر) ہو تو اسے کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔[24] اسی طرح ایک حدیث شریف میں آپ ﷺ نے سمندر کے پانی کے متعلق فرمایا: سمندر کا پانی پاک ہے، اور اس کا مردار حلال ہے۔[25]

ویکسین میں استہلاک کا اصول Islamic Religious Council of Singapore نے پیش کیا ہے، اور اس اصول کی تطبیق Rota virus کے متعلق اپنے فتوی میں Trypsin solution کے حوالہ سے ذکر کیا ہے، جس میں خنزیر سے کشید کردہ enzyme کی بہت قلیل مقدار جو کہ کمیٹی کے مطابق (0.0001%) فیصد ہوتی ہے۔ لہٰذا کمیٹی کے مطابق دیگر حلال اجزاء کی کثرت کی بناء پر یہ عنصر فنا ہو جائے گا اور اس کو حلال قرار دیا جائے گا۔[26] لیکن جیسا کہ اس اصول کی تفصیل میں ذکر ہوا ہے کہ شریعت میں قلیل وکثیر مقدار کا تعین مختلف ابواب میں مختلف ہے، نیز جس کی وجہ سے اس اصول کے عملی تطبیق کے لئے حرام اجزاء کی صحیح مقدار اور حلال اجزاء کی کثیر مقدار کا معلوم ہونا ضروری ہے اور یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ اس کثیر تعداد کی بنا پر حرام اجزاء تحلیل ہوئے یا باقی رہے؟ جبکہ یہ معلومات ابھی تک میسر نہیں ہیں۔ لہٰذا اس اصول کا بھی کورونا ویکسین کے معاملہ میں استعمال درست نہ ہوگا۔[27]

تیسرا موقف: اضطرار اور ضرورت شدیدہ کی بنیاد پر انسانی یا حیوانی خلیات پر مشتمل ویکسین کا استعمال جائز ہے:

اس اصول کی رو سے اکثر اہل علم حضرات کا موقف ہے کہ کورونا سمیت کسی بھی بیماری کا علاج جب حلال طریقے سے موجود نہ ہو اور اس میں جان یا کسی عضو کے اتلاف کا خطرہ ہو تو ایسی ویکسین اور ادویات کا استعمال جائز ہے، چاہے اس میں کسی حد تک حرام اجزاء شامل ہی کیوں نہ ہوں، کیونکہ اللہ تعالی نے جان بچانے کے لئے براہ راست خنزیر کھانے کی اجازت دی ہے، لہٰذا کسی جان لیوا بیماری سے بچاؤ کے لئے ایسی دوا جس میں خنزیر یا کسی اور حرام چیز کے کچھ عناصر شامل ہوں اس کے استعمال کی گنجائش ہے۔

کورونا ویکسین کے بارے میں یہ موقف متحدہ عرب امارت کی مجلس افتاء اور مصر کی دار الافتاء کا ہے۔ اور یہ موقف کسی حد تک وجیہ اور قابل التفات ہے۔[28]

راجح موقف:

کورونا ویکسین کی قسم mRNA کے علاوہ دیگر اقسام کے ویکسین کے بارے میں شرعی و عملی نقطہ نظر سے استحالہ یا

استہلاک کا اصول کافی حد تک کمزور ہے، البتہ اضطرار اور ضرورت کے تحت کے ایسی ادویات اور ویکسین کے استعمال کی گنجائش ہے۔البتہ کورونا ویکسین کی وہ قسم جو mRNA کہلاتی ہے وہ شرعی اعتبار سے باقی اقسام سے بہت حد تک بہتر ہے، اگرچہ اس کے تیاری کے مراحل کے حوالے سے کچھ ممکنہ احتمالات ہیں، لیکن اس کے باوجود اس میں شبہ نہایت کم ہے، البتہ دیگر اقسام میں انسانی یا حیوانی حرام اجزاء کی شمولیت کا قوی امکان ہے بلکہ بعض علماء وڈاکٹرز حضرات نے شمولیت ثابت بھی کی ہے۔(29)

خلاصۃ البحث:

علاج کی مشروعیت پر تمام ائمہ کا اتفاق ہے بلکہ دور حاضر میں علاج کی بعض صورتیں واجب کے درجے تک پہنچ چکی ہے اور انسانی اعضاء سے انتفاع وعلاج، کرامت انسانی کی بنیاد پر عام حالات میں جائز نہیں، جبکہ خنزیر اور بعض ائمہ کے نزدیک کتے کے نجس العین ہونے کی بناء پر اس سے علاج وتداوی جائز نہیں،اسی طرح مردار جانوروں سے علاج بھی بوجہ نجس ہونے کے جائز نہیں،البتہ اضطرار کی حالت میں ان سے انتفاع وعلاج جائز ہے اور یہی حکم ویکسین میں انسانی یا حیوانی خلیات کا بھی ہے۔اور خلیات کے استعمال کے بارے میں اگرچہ بعض حضرات نے استحالہ واستھلاک کی بنیاد پر عام حالات میں بھی جواز کا قول کیا ہے تاہم یہ قول انتہائی کمزور ہے۔

نتائج

- قرآن وسنت کی روسے تمام فقہاء کرام کے نزدیک بالاتفاق ہر بیماری کے لئے حلال ادویات اور جائز طریقہ علاج موجود ہیں، یہ الگ بات ہے کہ ہوسکتا ہے کہ ابھی تک شاید حلال علاج انسانوں کے علم میں نہ ہو۔
- جب تک کسی مرض کا متبادل حلال علاج وادویات دریافت نہ ہو، تب تک کسی غیر حلال ذرائع سے شرعی اصولوں کے مطابق ادویہ سازی اور تداوی وعلاج کی گنجائش ہے۔
- کسی حرام یا مشتبہ جزء سے ادویہ سازی کرتے وقت ایسی اشیاء کے حصول، تیاری، آلات، ذخیرہ کرنے، اور روانہ کرنے کے تمام مراحل مکمل طور پر الگ الگ ہوں گے۔
- اضطرار کے وقت انسانی اعضاء واجزاء سے علاج کی مختلف صورتیں ہوسکتی ہیں:
- کسی انسان کے ان اعضاء کا استعمال اور ان سے انتفاع جائز نہیں، جو عطیہ کرنے والے کی زندگی کو ختم کرتا ہے، مثلا دل ، جگر اور دماغ۔
- ان انسانی اعضاء کا استعمال جو عطیہ کرنے والے کی صحت پر اثر انداز ہو، یعنی اس کو مستقل علاج اور پرہیز پر مجبور کرتا ہو جیسے کسی کو ایک گردہ ،آنکھ وغیرہ عطیہ کرنا۔یہ صورت بعض حضرات کے نزدیک جائز، جبکہ بعض کے نزدیک ناجائز ہے۔
- انسانی جسم کے ایسے اجزاء ، جن کا کسی دوسرے شخص کو عطیہ کرنے اور انتفاع سے عطیہ کرنے والے کو کوئی ضرر لاحق نہیں ہوتا۔ٹھوس مائع دونوں حالات میں عطیہ کرنا اور ان سے تیار شدہ دواء کے استعمال کی اضطراری حالت میں گنجائش ہے جب ماہر ڈاکٹرز کے مطابق یہی علاج متعین ہو، کوئی اور متبادل موجود نہ ہو۔
- اضطرار کی بناء پر ویکسین میں انسانی خلیات کا استعمال جائز ہے، جبکہ اس کا کوئی جائز وپاک متبادل نہ ہو، اس مسئلے میں شرعی نقطہ نظر سے کسی مسلمان یا غیر مسلم کے درمیان کوئی فرق نہیں۔
- انسانی یا حیوانی خلیات یا اس پر مشتمل دواء یا ویکسین کو ذخیرہ کرنے کی گنجائش ہے۔
- اضطرار کے وقت حیوانی اعضاء واجزاء سے علاج کی مختلف صورتیں ہوسکتی ہیں:
- زندہ حیوان سے نکالے گئے خلیات کا استعمال صرف اضطراری حالت میں جائز ہے۔اس شرط کے ساتھ کہ حیوان اس

انتزاع کو برداشت کرسکے ورنہ اس کے لئے حیوان کا ذبح کرنا ضروری ہوگا۔

- مردار حیوان سے نکالے گئے خلیات کا استعمال بھی صرف اضطراری حالت میں جائز ہے۔
- حلال مذبوح حیوان سے نکالے گئے خلیات کا استعمال مطلقًا جائز ہے۔
- غیر حلال مذبوح حیوان سے نکالے گئے خلیات کا استعمال فقہ حنفی کے مطابق طاہر ہونے کی وجہ سے گنجائش ہے۔ جبکہ جمہور ائمہ فقہاء کے نزدیک نجس ہونے کی وجہ سے عام حالات میں جائز نہیں، البتہ اضطراری حالت میں گنجائش ہوگی۔

نجس العین حیوان سے نکالے گئے خلیات کا استعمال صرف اضطراری حالت میں جائز ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

[1]: ابوداود، سلیمان بن الاشعث السجستانی (م275ھ)، سنن ابی داود، مکتبہ دارالدیان للتراث، ج6/ ص23۔

[2]: بخاری، محمد بن اسماعیل (م256ھ)، صحیح البخاری، مکتبہ دارالقرآن والحدیث، ملتان۔ پاکستان، ج7، ص124۔

[3]: ابن ماجہ، محمد بن یزید الربعی، سنن ابن ماجۃ، قدیمی کتب خانہ کراچی، ج2، ص1151۔

[4]: شامی، محمد بن عابدین، حاشیۃ ابن عابدین (ردالمختار)، دارالفکر: ج6، ص389۔

[5]: اورنگزیب عالمگیر، الفتاوی الہندیہ، مکتبہ دارالفکر: ج، 5، ص355۔

[6]: شامی، محمد بن عابدین، حاشیۃ ابن عابدین (ردالمختار) ج6، ص389)

[7]: ابن قدامہ، عبداللہ بن احمد بن محمد موفق الدین (م1223)، المغنی، دارالفکر: ج 9، ص417۔

[8]: الطحاوی، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامۃ (المتوفی 321ھ) مختصر الطحاوی، قدیمی کتب خانہ، ص280۔

[9]: سورۃ الممتحنۃ: 8۔

[10]: سورۃ الانسان: 8۔

[11]: ابن الھمام، کمال الدین، محمد بن عبدالواحد بن عبدالحمید، فتح القدیر، دارالکتب العلمیہ، ج10، ص131۔

[12]: ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، مکتبہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج 2، ص1102۔

[13]: سورۃ المائدۃ: 3

[14]: شامی، حاشیۃ ابن عابدین (ردالمحتار)، ج 5ص: 681۔

[15]: برھان الدین، محمود بن تاج الدین، المحیط البرہانی فی الفقہ النعمانی، دارالکتب العلمیہ بیروت، ج5، ص373۔

[16]: https://islamfort.com/corona-vaccine/ "کورونا ویکسین کی شرعی حیثیت، حلال یا حرام؟، May 3, 2021 الشیخ عثمان صفدر"

[17]: الدسوقی، شمس الدین محمد بن عرفہ، حاشیۃ الدسوقی علی الشرح الکبیر مکتبہ دارالعلم، ج 1، ص51۔

[18]: شامی، حاشیۃ ابن عابدین (ردالمحتار)، ج 1، ص 327۔

[19]: ایضا، ج 1، ص 316۔

[20]: ابن ماجہ، سنن ابن ماجۃ، ج2، ص 1102۔

[21]: شامی، محمد بن عابدین، حاشیۃ ابن عابدین: ج 1، ص 327۔

[22]: فتوی مجلس الامارات للإفتاء الشرعی، رقم (15) لسنۃ 2020م، حکم استخدام لقاح کورونا المستجد (کوفید 19)، بتاریخ: (1442/05/06ھ-) الموافق: (21/ 2020/12م)

Islamic Organization for Medical Sciences Kuwait (IOMS) (1997). Recommendations of the 9th Fiqh-Medical Seminar. https://britishima.org/covid19-vaccine-az/Muis | Muis - Islamic Religious Council of Singapore.

https://www.muis.gov.sg/officeofthemufti/Fatwa/English-Rotavirus-Vaccine

[23] :Journal of Critical Reviews ,Vol 7, Issue 7, 2020, FATWA DEBATE ON PORCINE DERIVATIVES IN VACCINE

/https://islamfort.com/corona-vaccine "کورونا ویکسین کی شرعی حیثیت، حلال یا حرام؟، May 3, 021الشیخ عثمان صفدر "

[24]: ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، ج1، ص 172۔

[25]: ایضاً، ج1، ص 136۔

[26] - :https://www.muis.gov.sg/officeofthemufti/Fatwa/English-Rotavirus-Vaccine

ADMINISTRATION OF MUSLIM LAW ACT, (CHAPTER 3, SECTION 32), FATWA ISSUED BY: FATWA (LEGAL) COMMITTEE, ISLAMIC RELIGIOUS COUNCIL OF SINGAPORE

The Fatwa Committee has discussed the query it received from the Health Science Authority (HSA) on the 21st meeting, dated 28th Feb 2013.

[27] :How are vaccines developed? (who.int), https://islamfort.com/corona-vaccine/#easy-footnote-bottom-34-11807

[28]: فتوی مجلس الامارات للإفتاء الشرعی، رقم (15) لسنۃ 2020م،

https://www.dar-alifta.org/AR/Viewstatement.aspx?sec=media&ID=7406

29۔ /https://islamfort.com/corona-vaccine "کورونا ویکسین کی شرعی حیثیت، حلال یا حرام؟، May 3, 2021الشیخ عثمان صفدر "